کہ جس چیز کے بارے میں خلفاءِ راشدین نے حکم دیا ہے اگرچہ وہ حکم ان کے قیاس واجتہاد سے صادر ہوا ہو وہ بھی سنت کے موافق ہے اور اس پر بدعت کا اطلاق ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ گمراہ فرقہ کرتا ہے"۔

یہ عبارت اس بات کی نص صریح ہے کہ خلفاء راشدین کے قیاس واجتہاد سے ثابت شدہ احکام بھی سنت ہی ہوں گے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان پر عمل کرنا بھی لازم ہے۔

حافظ ابن رجب حنبلی (المتوفی ۷۹۵ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"سنت اُس راہ کا نام ہے جس پر چلا جائے اور یہ اس (راہ کا) تمسک ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین عامل تھے، عام اس سے کہ وہ اعتقادات ہوں یا اعمال واقوال، اور یہ سنت کاملہ ہے۔ (جامع العلوم والحکم ج ۱، ص ۱۹۱)

یعنی گو فی الجملہ نفسِ سنت کا اطلاق تو عام صحابہ کرامؓ اور تابعین وتبع تابعین کے قول وعمل پر بھی ہوتا ہے مگر سنت کاملہ صرف یہی ہے جس کا ذکر ہوا یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ) اہل السنت والجماعت کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:۔

"مومن پر لازم ہے کہ وہ اہل السنت والجماعۃ کی پیروی کرے، سنت وہ چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (قولاً وفعلاً) مسنون قرار دی اور جماعت وہ (احکام ہیں جن پر) کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی خلافت میں اتفاق کیا"
(غنیۃ الطالبین ص ۱۹۵)

اور یہی اہل السنت والجماعت کا وہ گروہ اور جماعت ہے جو ہر قسم کی بدعت سے پاک وصاف ہے۔

چنانچہ علامہ سید سند علی بن محمد الجرجانی الحنفیؒ (المتوفی ۸۱۶ھ) لکھتے ہیں۔

"یعنی اہل السنت والجماعت کا گروہ ایسا ہے جن کا مذہب بدعت سے خالی ہے"
(شرح مواقف ص ۷۶۲)

الحاصل خلفاء راشدین کی سنت حجت ہے اور اُمت کے لیے اس کی پیروی لازم، اور ان کے عہدِ خلافت میں جن چیزوں پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوا وہ بقول شیخ صاحب جماعت کا مفہوم ہے۔ اور بغیر اس کے تسلیم کیے اہل السنت والجماعت کا مفہوم ہرگز پورا نہیں ہوتا۔

از: مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی

ماہِ رمضان اور قرآنِ پاک

شہر کے معنی مہینہ کے ہیں اور اس کی جمع شہود آتی ہے رمضان کا معنی تپش ہے بعض فرماتے ہیں کہ روزوں کی فرضیت کے زمانے میں گرمی کے موسم میں رمضان کا مہینہ آیا تھا اس واسطے اسے رمضان یعنی گرمی یا تپش والا مہینہ کہتے ہیں۔ رجب سے مراد عزت والا یعنی معظم مہینہ ہے۔ جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ سردی کے موسم کے مہینے تھے۔ جمد کا معنی منجمد ہونا یا جم جانا ہے۔ اسی طرح شعبان کا معنی پراگندہ ہونا ہے اس موسم میں قبائل ادھر ادھر پراگندہ ہو جاتے تھے۔ ذی قعدہ قعود یعنی بیٹھنے کے معنی میں آتا ہے ذوالحج کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس مہینے میں حج ادا کیا جاتا ہے محرم سے مُراد حرمت والا مہینہ ہے، صفر سے مراد خالی مہینہ ہے۔ اسی طریقہ سے ربیع بہار کو کہتے ہیں ربیع الاول اور ربیع الاخر اسی مناسبت سے نام ہیں۔

مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ رمضان کو یہ نام تپش کی وجہ سے ملا ہے جب ہر چیز گرم ہو کر پگھلنے لگتی ہے اس میں پگھلنے اور پگھلانے کا معنی بھی پایا جاتا ہے اس کی ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ روزے رکھنے سے مسلمانوں کو جسمانی تکلیف پہنچتی ہے جب وہ اس تکلیف کو برداشت کرتا ہے تو اس کے گناہ پگھلنے لگتے ہیں۔ گویا یہ مہینہ گناہوں کو پگھلانے والا مہینہ ہے، قرآن پاک کے رمضان المبارک میں نزول کے متعلق حضرات عبداللہ بن عباسؓ، سعید بن جبیرؒ، امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کو ماہ رمضان کی ایک رات لیلۃ القدر میں لوحِ محفوظ سے بیت العزت میں اتارا اور پھر وہاں سے پورے تئیس برس میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا، نزول قرآن کی اس رات کے متعلق خود رب العزت نے فرمایا" لیلۃ القدر خیر من الف شھر" یہ تو ایک ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر ہے اگر یہ میسّر آجائے تو اس ایک رات کی عبادت تراسی ۸۳ سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے یہ بڑی فضیلت والی رات ہے۔

دیگر آسمانی کتابوں کی فضیلت کے متعلق بھی بہت سی روایات آئی ہیں مثلاً طبرانی شریف